ماحولیاتی تبدیلیاں اور پاکستان: وجوہات، اثرات اور حل

تعارف:

عالمی درجہ حرارت میں اضافہ اور پاکستانی ماحولیاتی تبدیلی فطری نہیں بلکہ یہ انسانی سرگرمیوں کا نتیجہ ہے۔

ماحولیاتی تبدیلی کی وجوہات

i- جنگلات کا کٹاؤ اور شہروں کی جانب ہجرت
ii- نیوکلیر تجربات اور کاربن گیسوں کا اخراج
iii- ٹیکنالوجی کا انقلاب اور منفی پہلو، توانائی کا عدم توازن
iv- گورننس کا فقدان

پاکستان پر اثرات

i- درجہ حرارت اور بارش میں اضافہ
ii- گلیشیئرز کا پگھلاؤ اور سیلابی خطرات
iii- غذائی بحران کی آمد اور انسانی صحت پر برے اثرات
iv- حیاتیاتی تنوع کا خاتمہ۔

مستقبل کی حکمت عملی اور حل

i- پائیدار ترقیاتی اہداف (SDGs) کا مکمل نفاذ خصوصاً SDG-13
ii- توانائی کے صاف ذرائع کا فروغ
iii- عوامی شعور، شجرکاری مہمات میں طلبا کی شمولیت
iv- میڈیا کی تربیت

ماحصل

عصر حاضر کا شاید ہی کوئی بحران ماحولیاتی تبدیلی کا ہم پلہ ہو۔ پاکستان جیسے زرعی ملک میں ماحولیاتی تبدیلی کسی خطرے سے کم نہیں۔ جنگلات کا کٹاؤ، شہروں کی طرف ہجرت، کاربن گیسوں کا اخراج، نیوکلیئر تجربات اور تابکاری شعاعیں، شہروں کی بے ہنگم آبادی ماحولیاتی کی تبدیلی کی اہم وجوہات میں سے ہیں جس سے موسمی شدت میں اضافہ، گلیشیئرز کے پگھلاؤ، سیلابی خطرات زراعت اور پانی کے ذخائر کی کمی، انسانی صحت پر برے اثرات اور حیاتیاتی تنوع کا خاتمہ شامل ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ بین الاقوامی سطح پر موجود قانون کی عمل درآمدی کو یقینی بنایا جائے تاکہ پاکستان سمیت تمام ممالک اس قدرتی کم انسانی سرگرمیوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والی آفت سے چھٹکارا حاصل کر سکیں۔

پاکستان میں موجود جنگلات کی بے دریغ کٹائی نہ صرف زمینی درجہ حرارت کا موجب بن رہی ہے بلکہ فضائی آلودگی جیسے بڑے مسئلے کی طرف بھی اشارہ دے رہی ہے۔ وزارت ماحولیات کی رپورٹ کے مطابق کسی بھی ملک کی بقا کے لیے اس کے 25٪ حصے پر جنگلات کا ہونا ضروری ہے مگر پاکستان میں یہ حصہ صرف 8٪ رہا ہے جس سے ایک امر تو واضح ہے کہ پاکستان موسمیاتی تبدیلی کی زد میں آنے والے ممالک کی فہرست میں شامل ہے۔ لاہور اور کراچی جیسے بڑے شہروں میں ہزاروں ایکڑ رقبہ زرعی زمین کو کنکریٹ کے جنگلوں میں بانٹ رہا جاتا ہے۔

موسمیاتی تبدیلی کی دوسری بڑی وجہ تابکاری شعاعوں کا نکلنا بھی ہے۔ پاکستان اور انڈیا دو ہمسایہ

ممالک ہونے کے ساتھ ساتھ ایٹمی ممالک بھی ہیں ان کے نیوکلیر پاور پلانٹ جیسے بھارت کا کاکراپار اور پاکستان کا چشمہ نیوکلیئر پاور پلانٹ نے اردگرد کے ماحول کو خطرناک کر دیا ہے۔ اسی طرح کاربن گیسوں کے اخراج میں پاکستان کا حصہ صرف 0.8٪ ہے مگر 2022 کے سیلاب کی زد میں 3 کروڑ لوگ آئے ہیں جو کہ اس تبدیلی کی طرف اشارہ کر رہے ہیں

ٹیکنالوجی نے بے شک انقلاب برپا کیا ہے مگر ای ویسٹ نے بھی Global warming میں اپنا اہم کردار ادا کیا ہے۔ دریائے راوی اور سوات جیسے اہم دریا بھی آلودگی کی زد میں آئے ہوئے ہیں جو کہ آبی آلودگی اور فصلوں کے لیے ناقابل استعمال پانی فراہم کر رہے ہیں۔

اصل وجہ صرف اور صرف گورنمنٹ کی طرف سے عدم دلچسپی ہے۔ پاکستان پیرس معاہدے کا دستخط شدہ ہے مگر اس بین الاقوامی معاہدے کو بھی کوئی ملک خاطر خواہ نہیں مان رہا۔ دنیا کا سب سے بڑا ملک جو کہ زہریلی گیسوں کے ساتھ کاربن خارج کرتا ہے وہ چائنہ اور امریکہ ہے۔ پاکستان میں climate change ایک پالیسی بنائی گئی مگر وہ لفظی جمع خرچ کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔

ماحولیاتی تغیرات کا سب سے پہلا اور با اثر موسموں کی شدت میں اضافہ ہے۔ عالمی ادارہ موسمیات کی رپورٹ (WMO) کے مطابق پاکستان میں گزشتہ دو دہائیوں سے 1.1 ڈگری سینٹی گریڈ کا اضافہ

ماحولیاتی بحران سے نمٹنے کے لیے اقوامِ متحدہ کے 2030 کے ترقیاتی ایجنڈے کے مطابق SDG-13 یعنی Climate Action کے حوالے سے اقوام کو اس تبدیلی کے خطرات سے آگاہ کرنا اور ان اقدامات کو لاگو کرنا۔ پاکستان کو بھی ان خطرات کے پیشِ نظر معاملات کو سنجیدگی سے لینا ہوگا۔

اس ضمن میں توانائی کے صاف ذرائع جن کو Green Energy کہا جاتا ہے پر انحصار کو بڑھانا ہوگا۔ الیکٹرک گاڑیاں اور موٹر بائیکس کی مدد سے اس طرح کی تبدیلی ممکن ہو سکتی ہے۔ پنجاب میں بہاولپور اور بلوچستان میں خضدار میں موجود سولر پلانٹ گرین اور صاف انرجی کی طرف پہلا قدم ہیں۔ ہمیں بنگلہ دیشی ماڈل کو بھی ضرور مدِنظر رکھنا ہوگا جس میں انہوں نے 2023 میں 5 ملین لوگوں کو سولر پر منتقل کیا ہے۔

ماحولیاتی تبدیلی کو کم کرنے کے لیے عوامی شعور کی ضرورت ہے۔ سیمینار اور جلسے جلوس جن پہ لاکھوں روپے لاگت آتے ہیں وہاں پہ ماحولیاتی تبدیلی کے بارے میں بتایا جائے اور لوگوں کو شعور دیا جائے تاکہ وہ نقصان کو کم سے کم کر سکیں۔ حالیہ 2022 کے سیلاب میں پاکستان نے اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتریس کو دعوت دی اور انہوں نے سیلاب متاثرین کی مدد کے لیے Loss and Damage فنڈ بنایا جو کہ تاحال بحال نہیں ہو سکا۔ طلباء کو شجرکاری مہم میں داخل کیا جائے، سکول، کالج اور یونیورسٹی کے

طلباء کو باور کروایا جائے کہ زمینی حقائق کو مدنظر رکھو اور آنے والی نسل کی حفاظت کرو اس ضمن میں میڈیا خاص کر سوشل میڈیا اکیلو لوگوں کی خدمات لی جائیں تاکہ ملکی سطح پر اس کا سدباب کیا جا سکے۔
آج کل کے دور میں میڈیا ایک اہم ہتھیار ہے جس کو استعمال کر کے مستقبل میں اس بھیانک تبدیلی سے نمٹا جا سکتا ہے۔ ورنہ عالمی انڈیکس رپورٹ کے مطابق لاہور اور کراچی کے بعد کسی دوسرے شہر کو اس زد میں آنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ مناسب انتظامات کا مستقبل کی نوید اور بڑھتے ہوئے پاکستان کے لیے آنے والی نسل کے لیے قوانین کی پابندی کرے اس عالمی تبدیلی سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے۔

نوبل انعام یافتہ کینیا کی پروفیسر کے بقول!

"زمین ہماری ماں ہے۔ اگر ہم اس کی قدر نہیں کریں گے تو کل کو یہ ہماری لاشوں کی قدر نہیں کرے گی"

(پروفیسر وانگاری ماتھائی)